جزیرۃ العرب

اور

عالمِ انسانیت

ایک مکالمہ ✣ ایک پیغام

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

شائع کردہ

شعبۂ تعمیر و ترقی ندوۃ العلماء
لکھنؤ

مطبوعہ
نامی پریس لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش نظر رسالہ ان دو عربی تقریروں کے ترجمہ کا مجموعہ ہے جو مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے ۱۹۵۰ء میں سعودی عرب کے ریڈیو پر مکہ معظمہ سے نشر کی تھی، ان میں دنیائے انسانیت اور جزیرۃ العرب (جس کے افق سے دعوت اسلامی کا آفتاب طلوع ہوا) کے درمیان ایک مکالمہ ہے۔ اس دلچسپ بے تکلف اور ادیبانہ مکالمہ میں بہت سے وہ تاریخی و علمی حقائق آگئے ہیں جن کے لئے ایک ضخیم دفتر درکار ہے اور پھر بھی اس خوش اسلوبی سے ان کا ادا ہونا دشوار تھا۔

اس موقع پر کہ اہل عرب کی بڑی تعداد اپنے اس منصب، پیغام اور قائدانہ ذمہ داریوں سے بہت سے تاریخی اسباب کی بناء پر چشم پوشی کرتی، یا دوسرے مقاصد کے لئے ساعی و سرگرم نظر آرہی ہے اور غیر عرب مسلمانوں سے بھی اس دیدہ وری، حقیقت شناسی اور طلب صادق کا اظہار نہیں ہو رہا ہے جس کی ان سے توقع تھی۔ بے محل نہ ہوگا کہ نیا "شکوہ وجواب شکوہ" پیش کیا جائے کہ یہ عرب مہمانوں کے لئے ایک سوغات بھی ہے اور غیر عرب مسلمانوں کے لئے ایک موعظت و بصیرت بھی وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔

ناظم مجلس تحقیقات و نشریات اسلام
ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

عالمِ انسانیت کا پیغام
جزیرۂ عرب کے نام

جزیرۂ عرب!

آج کا دن بڑا مبارک ہے کہ مدت سے جس بات کو دل میں رکھے ہوئے تھا آج اُسے بیان کرنا ہے مجھے حوادث و افکار نے اسکی مہلت ہی نہ دی ورنہ یہ بات ایک عرصہ پہلے ہی کر چکا ہوتا لیکن آج ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ بات زیادہ دن تک اپنے دل میں نہیں رکھ سکتا اس لئے آج تجھ سے اپنے دل کی بات کہہ کر اپنے دل کا بوجھ اتار دینا چاہتا ہوں اور اس قلبی کوفت سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں جس میں برسوں سے مبتلا ہوں۔

ایک عرصہ تک تو زبان کھولنے کی یوں بھی ہمت نہ ہوئی کہ زندگی کے عملی میدان سے تیری کنارہ کشی، دنیا کی قیادت سے دستبرداری، اور عالم کے بدلتے ہوئے حالات و واقعات سے بے تعلقی صاف دیکھ رہا تھا، ایسی صورت میں مناسب نہیں معلوم ہوا کہ تجھے پریشان کروں یا فکر مند کروں، دل میں آیا کہ جزیرۂ عرب نے میری خاطر برسوں اپنی نیند حرام کی ہے اور صدیوں جاگ کر اب میٹھی نیند سویا ہے، کیوں اس کی نیند خراب کروں اور اس کو سوتے سے اُٹھاؤں؟ لیکن مسئلہ اتنا سنگین اور معاملہ اتنا ہی اہم ہے کہ مجھے یہ ناخوشگوار کام سر انجام دینا ہی پڑا، اور تیری نیند خراب کرنی ہی پڑی، مجھے معلوم ہے

کہ میرے درد کی دوا تیرے ہی پاس ہے، آج سے تیرہ سو برس پہلے بھی اسی جزیرہ میں میری فریاد سُنی گئی تھی، اور یہیں سے میری چارہ سازی ہوئی تھی، میرا یقین ہے کہ دوبارہ مجھے مدد یہیں سے مل سکے گی۔

خطۂ پاک!

مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تو اپنی حالت پر کچھ شرمندہ سا ہے اور تیری نظر میں خود تیرا وجود شاید حقیر ہے تیری نگاہ شاید ان محیّر العقول ایجادات، صنعت و حرفت کی ترقیات، اور ان فتوحات پر ہے جو انسان نے برق و بخارات پر حاصل کی ہیں، ان کو دیکھ دیکھ کر تو احساس ندامت و اعتراف اور اپنی فطری جرأت و شجاعت کے ساتھ کہہ رہا ہے "دنیا نے میری نگرانی و سرپرستی سے نکلنے کے بعد بڑے لمبے قدم بڑھائے اور علم و تمدن میں بہت دور آگے نکل گئی"

سرزمین مقدس! تو فکر مند نہ ہو، یہ ہواؤں میں اُڑنے اور موج ایثر (ایتھر) سے کھیلنے والا انسان اپنے اخلاق اور اجتماعی شعور و احساس اپنی کوتاہ بینی و خودغرضی حقائق و واقعات کے مقابلہ میں ظاہری شکلوں اور مصنوعی صورتوں کو ترجیح دینے میں تفریحات و لہو و لعب پر جان دینے میں اب تک ایک چھوٹے بچے ہی کی طرح ہے۔ کاش! تو معلوم کر سکتا کہ اس پردہ سیمیں کے پیچھے کیا ہے، اگر تجھے حقیقت معلوم ہوتی تو تو سمجھتا کہ انسانیت کو تو نے جس منزل پر چھوڑا تھا اس سے ایک قدم وہ آگے نہیں بڑھی، اور یہ انسان اگرچہ ہوا میں پرندوں کی طرح اُڑنے اور پانی میں مچھلیوں کی طرح تیرنے لگا ہے۔ لیکن بخدا اس کو زمین پر انسانوں کی طرح چلنا ابھی تک نہیں آیا

www.abulhasanalinadwi.org

جزیرۂ عزیز! میں دیکھتا ہوں کہ میرے پُرشور اور آباد علمی اداروں کا تیرے دماغ پر بڑا اثر ہے اور شاید کتابوں سے لبریز کتاب خانے بھی تجھے مرعوب کرتے ہیں اور یہ سیلِ رواں کی مانند مطابع اور تصنیف و اشاعت کی تیز رفتار تحریک اور یہ بار آور ادب جس کا نیا نمونہ ہر نئی صبح نئے انداز میں پیش کرتی ہے۔

یہ تمام چیزیں تجھے حیران و ششدر کر رہی ہیں، لیکن کیا تجھے نہیں معلوم کہ اس پوری علمی زندگی کی روح" محض تجارت ہے اور صرف ناجائز نفع اندوزی، اور اکثر ماہرین فن اور اہل قلم انتہائی لالچی اور پست درجہ کے تاجر ہیں جو لوگوں کے ضمیر و اخلاق کا سودا کرتے ہیں۔ سوسائٹی میں گندگی اور بے حیائی پھیلانا اپنا کام اور آوارگی و شہدپن کو رواج دینا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں اور یہ واقعہ ہے کہ بڑے سے بڑے سنجیدہ و مہذب اور چوٹی کے ادیب، سیرت کی پختگی، کردار کی بلندی اور اخلاق و مروت میں ان جاہل بدوؤں سے ذرا بھی فضیلت نہیں رکھتے جو غریب اپنی بے علمی اور جہالت میں ضرب المثل ہیں، مجھے خوب معلوم ہے کہ کشمکش حیات میں ثابت قدم رہنے اور خواہشات کی غلامی سے بچ نکلنے اور کسی قربانی کے پیش کرنے کی مطلق ان میں تاب نہیں ہے۔

یہ خوشنما الفاظ جو ارباب سیاست کی زبانوں پر رہتے ہیں اور اخبار نویس رات دن جا و بیجا استعمال کرتے ہیں؛ میں دیکھتا ہوں کہ تو اپنی سادگی سے انھیں بڑے غور سے سنتا ہے، کیا ان الفاظ مساوات، آزادی، جمہوریت کے کچھ معنی بھی ہیں، تو تو اس طرح ان الفاظ کو سن رہا ہے گویا ان الفاظ میں کوئی جان ہے یا ان کا حقائق و واقعات سے کوئی جوڑ ہے جس طرح کسی زمانہ میں انسان اپنے کو

الفاظ پابند سمجھتا تھا۔ افسوس اب تو زمانہ بہت بڑھ چکا ہے ان الفاظ کا نہ تو کوئی مفہوم ہے اور نہ ان سے کوئی حقیقت مراد ہوتی ہے۔

دیارِ عرب! مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ تو مجھے رشک سے دیکھ رہا ہے۔ تیرا خیال ہے کہ میرے پاس مسرت و شادمانی، راحت و آرام اور سکون قلب کی دولت ہے، تو نے میری ظاہری صورت سے دھوکہ کھایا، ناواقف مجھ کو تندرست اور صحت مند سمجھتا ہے حالانکہ میں ایک جاں بلب مریض ہوں درد سے کراہ رہا ہوں، جوڑ جوڑ میں درد ہے اور ہر عضو نئی بیماری کا شکار ہے قلب خفقان میں اور سر درد میں مبتلا ہے، آنکھوں میں جلن ہے اور خون تو بس کہنے کو ہے، ہر سانس آہ و کراہ ہے، کبھی تو فاقہ اور بھوک کی ایسی شدت ہوتی ہے کہ موت سامنے نظر آتی ہے اور کبھی سوءِ ہضم اور تخمہ موت کا پیام بن جاتا ہے؛ چاروں طرف نقلی حکیموں اور اناڑی معالجوں کا مجمع ہے۔ یہ سب مرض کا علاج مرض ہی سے کرنا جانتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ درد کا علاج یہ ہے کہ اس سے سخت دوسرا درد پیدا کر دیا جائے، وہ کبھی میرے زار و نزار جسم پر جراحی کے عمل کا تجربہ کرتے ہیں اور بڑی بے دردی سے مجھ پر نشتر چلاتے ہیں اقتصادی مشکلات کا حل ان کے نزدیک ضبط ولادت ہے، مال کے صرف بیجا اور اسراف کا علاج شخصی ملکیت کو ختم کر دینا ہے، شخصی استبداد و تسلط کو ہٹا کر وہ قوم اور ملک پر سیاسی جماعتوں اور منظم گروہوں کو مسلط کر دیتے ہیں، افراد کی ذخیرہ اندوزی اور اجارہ داری ان کے نزدیک ناقابل برداشت ہے، لیکن کمپنیوں اور کارخانوں کی ذخیرہ اندوزی کوئی جرم نہیں بے رحم سرمایہ داری کو

www.abulhasanalinadwi.org

اشتراکیت کے غیر فطری ظالم نظام سے، اندھی اشتراکیت کو کورچشم جمہوریت سے بدلنا چاہتے ہیں، ظلم کا علاج، اسراف کا علاج اسراف، جہالت کا علاج جہالت، مرض کا علاج مرض، یہ ہے ان کا طریقۂ علاج !!

جزیرۂ مقدس ! اب تیرے حضور آیا ہوں، تیرے سامنے اپنے چھپے ڈھکے عیب سب کھول دیے اور صاف صاف اپنے دل کی باتیں تجھے سنا دیں، کیا تو میری مدد کر سکتا ہے، اور کیا آج بھی توقع رکھوں کہ میری فریاد رسی اسی طرح کرے گا جس طرح زمانہ ماضی میں کی تھی، اور جس طرح اس وقت تو نے مجھے موت کے منہ سے نکالا تھا، آج بھی تو میری چارہ سازی کر سکتا ہے۔ بخدا میں تیری مدد کا اسی طرح محتاج ہوں جیسے اس دن تھا۔ جب تیرے رسول ؐ کی بعثت ہوئی تھی اور تیری عالمگیر روشنی مجھ پر پڑی تھی۔

اے جزیرۂ عرب! تو میرے اس کھوکھلے تمدن کی ظاہری چمک دمک سے دھوکا نہ کھا۔ تو آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتوں بلند پرواز ہوائی جہازوں اور ہر وقت چلنے والی مشینوں سے دھوکا نہ کھا، میں بخوشی ان سب سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہوں اور ان تمام خزانوں اور سامان عیش سے بھی جن کی طرف تو رشک و طمع کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے اور اس پر راضی ہوں کہ اس کے بدلے مجھے وہ دولتِ ایمان مل جائے جس کو لے کر انبیائے کرام (علیہم السلام) آئے تھے، اور جسے کھو کر میں اپنی قوت زندگی کی حرارت اور روح سے محروم ہو گیا ہوں اور اب یہ حال ہے کہ مُردار لاشہ کی طرح کبھی پانی پر بہتا اور کبھی ہوا پر اڑتا پھرتا ہوں۔

مقدس سرزمین ! میں تجھ پر سو جان سے قربان، مجھ سے جو تیرا جی چاہے

لے لے، یہ موٹریں، یہ ہوائی جہاز، مشینیں اور اوزار، یہ سب اسباب عیش اور یہ سارا سامان تمدن حاضر ہے، لیکن صدقہ و خیرات ہی سمجھ کر مجھے وہ ایمان عطا کر دے جس کو میں اپنے بازاروں میں نہیں پاتا اور جس کو میرے کارخانے نہیں ڈھال سکتے، باوجود اس کے کہ وہ ایک سے ایک انوکھی اور محیر العقول چیزیں کثیر تعداد میں نکالتے رہتے ہیں، مجھے یہ ایمان نہ اپنے وسیع کتب خانوں میں ملا، نہ عظیم الشان تجربہ گاہوں میں، اس بارہ میں نہ میرے فلاسفہ و مفکرین ہی کچھ مدد کر سکے اور نہ میرے سیاسی زعمار و قائدین کچھ کام آسکے، یہ ایمان تو دنیا کو اس نبی امّی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بخشا تھا جو آج بھی تیرے ہی صحن میں محو خواب راحت ہے۔ اس وقت عالم کو ایک طویل موت کے بعد نئی زندگی کے دن دیکھنا نصیب ہوئے تھے، محروم بصارت دنیا کو بینائی ملی تھی، اور لڑکھڑاتی ہوئی انسانیت نے سکون و استقلال کی دولت پائی تھی، اس ایمان کی خیرات جس کو بھی ملی اسی نبی امّی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صدقہ میں ملی اور قیامت تک جس کو بھی یہ سعادت نصیب ہوگی اسی ذریعہ اور اسی راہ سے نصیب ہوگی، لہذا میں بھی تیرے حضور اسی لئے آج آیا ہوں، نامراد نہ واپس کر، سائل کو محروم واپس کرنا تیرا شیوہ نہیں۔

جزیرۂ عزیز ! میں ایک بڑی الجھن میں گرفتار ہوں، میرے پاس ہر طرح کے آلات، ہر قسم کے وسائل اور مشینیں، ذرائع نقل و حمل، غیر مرتب ڈھیر کی شکل میں جمع ہو گئے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا انھیں کس کام میں لگاؤں اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھاؤں، اس لئے کہ اب تک مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی کی غایت کیا ہے اور اس کی انتہا کیا ہوگی، اس جہاں کا خالق کون ہے اور کس لئے اس نے پیدا کیا۔ اس کائنات کا مرکز اور اس زندگی کی روح کیا ہے، یہ آلات و مصنوعات بلکہ عالم کی ساری طاقتیں اور زمین پر پھیلے ہوئے خزانے کائنات کی ایک معمولی کسر بھی تو نہیں، لہٰذا جو شخص کائنات کے اس پورے مجموعے کے بارے میں حیران و سرگرداں ہوگا، وہ اس کی کسور و ذرات کے معاملہ میں بھی حیران و ششدر رہے گا، وہ حیران ہوگا کہ کس طرح ان کو کام میں لائے، کبھی خیر میں استعمال کرے گا تو کبھی شر میں، اور اکثر اوقات تو بلا مقصد ہی استعمال کرے گا۔ صحیح مقاصد کے علم کا ذریعہ صرف انبیاء کرام (علیہم السلام) ہیں۔ تحقیق و دریافت کرنے والوں اور موجدوں کا موضوع صرف مشینیں اور آلات ہیں، تیرے پاس چونکہ وحی کی دولت ہے اس لئے مقصد کا علم بھی صرف تیرے ہی پاس ہے، میرا سرمایۂ زندگی صرف ایجادات و مصنوعات ہیں اور تیری دولت ان کے مقاصد کا علم ہے، میرے پاس آلات ہیں اور مقاصد نہیں، تیرے پاس مقاصد ہیں، آلات نہیں، مقاصد و آلات کی اس تقسیم سے آج دنیا تباہ ہو رہی ہے۔

اے گہوارۂ ایمان و مہبط وحی!! انسانیت کو سکون و اطمینان بخشنے کے لئے ہم ایک دوسرے سے تعاون کریں، تو علم صنعت کو صحیح مقصد اور روح ایمان سے مزیّن کر دے، اور میں دین کے قدموں پر آلات و وسائل کو ڈال دوں تاکہ انسانیت متوازن چال سے ایک صحت مند مقصد اور بلند منزل کی طرف تیز قدم بڑھا سکے۔ یہ قافلہ انسانی تجھ سے ایک صحت مند مقصد اور

بلند منزل کی نشان دہی حاصل کرے اور مجھ سے دین اس پاک مقصد تک تیزی سے پہونچنے کے لئے اسباب حاصل کرے۔

دیارِ رحمت! اس جھلسی ہوئی فصل خزاں کی ماری ہوئی دنیا کو فیضانِ رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک جھونکا پھر بخش، جس سے اس خزاں رسیدہ چمن میں پھر بہار آئے، مجھے وہ روشنی عطا کر کہ جس سے زندگی کی گتھیوں اور پیچیدگیوں کو سلجھا سکوں اور جس سے انسانیت کے مردہ قلب کو پھر سے زندہ کر سکوں اور جس سے مادیت کے ان بھڑکتے ہوئے شعلوں کو بجھا سکوں، جنھوں نے تمدن کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور جن سے انسانیت و شرافت جھلس رہی ہے، تیرے ہی دامن سے پہلی صدی اسلامی میں رحمت الٰہی کا ایک ٹھنڈا جھونکا آیا تھا جس نے اس وسیع آبادی کے جہنم کو جنت سے بدل دیا تھا مگر زمانہ چکر کاٹ کر پھر اسی جگہ پہنچ گیا جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرمایا تھا، ارض فاران! پھر ایک نیا جھونکا! جس سے نئی روح پیدا ہو اور انسانیت کی پھر نشاۃ ثانیہ ہو۔

سر زمین پاک! تو نے مجھے پٹرول کی ایک بڑی مقدار عنایت کی ہے جس کے دم سے نئی دنیا کے بہت کارخانوں اور مشینوں کا وجود ہے اور جس کے ذریعہ سے بہت سے کام ہو رہے ہیں، مجھے تیرے اس احسان کا اعتراف ہے، اس پر میرا دلی شکریہ قبول کر! لیکن اے ارض پاک! اے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وطن! میں تو اس پٹرول سے زیادہ وسیع نعمت اور اس "زر سیاہ" سے زیادہ قیمتی جوہر کا متوقع تھا، میری تو یہ توقع تھی کہ زندگی کی

www.abulhasanalinadwi.org

گاڑی جو دلدل میں پھنس گئی ہے تو اس کو نکال کر زندگی کی صحیح شاہراہ پر ڈال دے گا اور اس کے سواروں کو اس ہلاکت سے نجات دے گا، حکماء کی پوری حکمت اور کاریگروں کی کاریگری اس بارے میں ناکام ثابت ہوئی، اب تو اسکو تو ہی پیغمبر کی اس حکمت و تعلیم سے جس کا تو امین ہے اور اپنے ایمان و یقین کی طاقت سے نکال، اور شریعت خداوندی اور ہدایت اسلامی کی روشنی میں اس قافلے کو آگے بڑھا۔ اخیر میں میں تجھ سے صاف کہتا ہوں کہ اے جزیرۂ عرب! تو میرے ہی وجود کا ایک جزو ہے اور میرے ہی جسم کا ایک حصہ ہے، میرے خیر و شر دونوں میں تو شریک ہے، اگر میں جل رہا ہوں تو میرے شعلوں کی لپٹ سے تو محفوظ نہیں رہ سکتا، اور اگر مجھ میں بہار آئی ہوئی ہے تو اس کے جھونکے تیرے پاس بھی پہنچیں گے، اس لئے اگر تو نے میری دستگیری کی اور مجھے سنبھال لیا تو گویا اپنے ہی ساتھ بھلائی کی، اور اگر تو نے بے رخی برتی اور غفلت سے کام لیا تو اپنے حق میں بھی اچھا نہیں کیا۔

جزیرۂ عرب کا پیغام

عالَمِ انسانیت کے نام

یاد ش بخیر اے عالم، میں نے درد سے بھرا ہوا تیرا پیام سنا! مجھے یقین ہے کہ تو نے جو کچھ کہا ہے اخلاص اور صداقت سے کہا ہے اور میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ میں بھی تیرے اس درد اور اس احساس میں شریک ہوں، تو نے اپنے اس خطاب سے مجھے وہ عہد یاد دلا دیا جس کو یاد کر کے میں غم کے سمندر میں ڈوب جاتا ہوں۔ جیسا کہ تجھے معلوم ہے، متمدن دنیا سے الگ تھلگ ایک گمنامی میں پڑا ہوا جزیرہ تھا، خود اپنی برائی بھلائی سے ناواقف تھا اور دوسروں کے سود و زیاں سے بے خبر! میں اس لائق نہ تھا کہ تو میری طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھتا اور کسی بڑے کام کے لئے مجھے بلاتا۔

تیرے جو علاقے تہذیب و تمدن سے آراستہ تھے وہ کہا کرتے تھے کہ جزیرۂ عرب کے اعرابی علم و تمدن سے بے بہرہ ہیں، بس اونٹ چرانا اور (اون) کے خیموں میں دن پورے کرنا اور زبان کی فصاحت پر فخر کرنا ان کی زندگی ہے۔

اے عالم! تجھے یاد ہوگا وہ وقت جب تیری زندگی روح اور حرارت سے ہو چکی تھی، تیرے دولت مندوں کے سامنے عیش و تنعم کے سوا کوئی مقصد ہی نہیں رہا تھا، عوام غرباء تباہ حال تھے اور ان کی زندگی موت سے بدتر

www.abulhasanalinadwi.org

تھی، حکّام اور سلاطین انصاف کا فریضہ فراموش کر چکے تھے اور جور و ظلم ان کی سیرت کا جزو بن چکا تھا۔ زندگی کے مادی مقاصد اور حیوانی خواہشات نے روح اور انسانیت کے اصل مقصد کے لئے نہ دل میں کوئی گوشہ چھوڑا تھا اور نہ وقت میں کوئی گنجائش! یہاں تک کہ تجھ جیسے بڑے اور وسیع جہان میں ایک متنفّس بھی ایسا نہ تھا جسے اپنی زندگی کا اصل مقصد یاد رہا ہو، اور اپنے پیدا کرنے والے کی رضا اور منزلِ آخرت کی جیسے ویسی فکر ہو جیسی کہ ہونی چاہئے، کہیں کہیں انسانی آبادیوں میں اگر ایسے لوگ خال خال پائے بھی جاتے تھے جو اپنے رب کو یاد کرنے والے اور آخرت کی کچھ فکر رکھنے والے تھے تو ان کا وجود نہ ہونے کے برابر تھا۔ بغیر کسی انکساری اور خاکساری کے کہتا ہوں کہ میں خود اخلاقی اور اجتماعی امراض میں مبتلا تھا، دین اور روحانیت کے لحاظ سے میرا وجود ایک دھبہ تھا، لیکن اس زمانہ میں بھی زندگی کا ایک جوہر کسی درجہ میں میرے پاس محفوظ رہا اور وہ طرزِ معیشت میں سادگی اور بے تکلفی، روح میں حرّیت، مصائب کے مقابلہ میں ثابت قدمی، عقیدے کے لئے فنا ہو جانے کا شوق اور نظر میں زندگی کے بیجا تکلفات کی حقارت ـــ اور اے عالم! تو جانتا ہے کہ یہ وہ صفات ہیں جو ہر اُس قوم کے لئے ضروری ہیں جس سے کوئی بڑا مقصد وابستہ ہو۔

بہر حال اے عالم! ظلمت اور تاریکی نے تجھے ہر طرف سے گھیر رکھا تھا اور روح انسانیت تیرے جسم میں چیخ رہی تھی، فریاد کر رہی تھی، اس وقت تیرے پیدا کرنے والے نے تجھے دیکھا۔ اور وہ علیم و خبیر ہے۔

تمدن کی گرم بازاری اور زندگی کے ظاہری سامانوں کی ترقی جس کو سیّاح پسند کرتے ہیں اور سیر و تفریح کرنے والے جس سے دلچسپی لیتے ہیں لیکن وہ اس اللہ کو پسند نہ آئی جس نے عالم کو ایک بڑے مقصد کے لئے مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

بہر حال اس اللہ نے اقوام پر نظر ڈالی تو اپنی رسالت کے لئے اس قوم کا انتخاب کیا جو تہذیب و تمدن کے لحاظ سے اگرچہ اس وقت بہت گری ہوئی اور گمنام تھی لیکن اس امانت کا بوجھ اٹھانے کے لئے سب سے زیادہ اہل اور موزوں تھی، اس نے اسی قوم میں سے ایک رسول بھیجا جس کی پیدائش مکہ میں ہوئی اور جو میری نگاہوں کے سامنے اور میری ہی گود میں پلے بڑھے، اور وقت آجانے پر میری پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑ پر ایک مبارک دن وہ رسالت سے سرفراز کئے گئے اور پھر ان کی رفاقت کے لئے میرے ہی افراد میں سے چند ایسے انسانوں کا انتخاب کیا گیا جن کی میں بھی پہلے کوئی قدر و قیمت نہیں سمجھتا تھا لیکن انھوں نے اپنی قیمت ثابت کر دی، ان کے قلوب انتہائی پاکیزہ، ان کے علم میں بڑی گہرائی، فضول تکلفات سے بے نیاز، ان کے عزائم بلند اور دل انوار سے لبریز تھے، وہ دن کے شہسوار اور رات کے عبادت گزار تھے۔

اس کے بعد مجھ میں ایک نئی روح اور نئی قوت پیدا ہو گئی۔ یہ اللہ کے پیغام کی روح اور ایمان کی قوت تھی، اسی روح اور قوت کے ساتھ ایمان کا پیغام اور دین کی دعوت لے کر میں تمہاری طرف بڑھا، تم نے مجھے غیظ و غضب کی نظروں سے دیکھا اور گمان کیا کہ میں تمہارے ملک اور تمہارے

www.abulhasanalinadwi.org

مال کا بھوکا ہوں، اور حکومت و دولت کے لالچ میں نکلا ہوں، اس لئے تم نے میرے سامنے ان چیزوں کو پیش کیا جو امارت اور دولت کے بھوکے بادشاہوں کو بطور رشوت کے پیش کی جاتی ہیں، لیکن واقعہ یہ نہیں تھا۔ دراصل مجھے میدان میں لانے والی چیز صرف تمہاری خیر خواہی تھی اور یہ کہ تمہیں شرک وبت پرستی کی ناپاکی اور حیوانی تمدن کے جنجال سے نجات دلاکر تمہارے اصل پیدا کرنے والے سے اور تمہارے "مقصد حیات" سے تمہیں آشنا کردوں لیکن تم نے میرے راستے میں رکاوٹیں ڈالیں اور ہر ممکن طاقت سے مزاحمت کی، مگر تمہیں یاد ہوگا، ہر معرکہ میں تم نے دیکھا کہ میری ایمانی حرارت اور روح کی گرمی کے سامنے تمہاری مادی قوتوں کے پہاڑ پگھل گئے اور تحلیل ہوگئے اور وہ سب کچھ ہوگیا جس کو تم نہ چاہتے تھے، مگر اللہ اس کا ارادہ کرچکا تھا وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔

پھر جب تمہاری دہشت اور مجھ سے تمہاری وحشت کچھ کم ہوئی اور میرے پیغام کو سمجھنے کی طرف تم نے توجہ کی تو تم نے سمجھا کہ یہ تو صرف خیر وسلامتی کا پیغام ہے، اور اسی میں انسانیت کی فلاح ہے۔ الغرض جن قوموں اور جن ملکوں نے انصاف ودیانت سے غور کیا، وہ میرے بارے میں اور میری دینی دعوت کے بارے میں مطمئن ہوگئے اور انھوں نے اس کو اپنالیا، پھر حرام اور نجس چیزوں سے ان کا وجود پاک ہوگیا، توہمات کی بیڑیاں جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے کٹ کٹ کر گر گئیں، اور آسمان سے اُترے ہوئے نور سے انھوں نے خوب حصہ لیا۔

لیکن میں تم سے چھپانا نہیں چاہتا کہ اسی موقع پر میرا قدم بہکا، اور اسی کے نتیجہ میں خود مجھ پر اور اے عالم انسانیت تجھ پر وہ مصیبت آئی جس کے احساس نے مجھے اس ساز کے چھیڑنے پر مجبور کیا ہے۔ ہاں تو میرے قدم کی وہ لغزش یہ تھی کہ رسالت کی روح اور ایمان کی طاقت کے ساتھ اللہ کی نصرت کے سائے میں فتح کا پھریرا اُڑاتا ہوا جب میں تیزی سے بڑھ رہا تھا اور اقوام وممالک میرے جھنڈے کے نیچے آتے جارہے تھے تو ان فتوحات اور غنائم نے اور خزانوں اور تمدن کے نئے نئے سامانوں نے مجھے اپنی طرف متوجہ کرلیا اور اصل مقصد سے میں غافل ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری روح میں حرارت کی جگہ سردی آگئی اور میرے ایمان کا روشن شعلہ بجھ گیا، پھر وہ انجام سامنے آگیا جس کی اطلاع اللہ کے رسول ؐ نے ان الفاظ میں دی تھی!

لا الفقر اخشی علیکم ولکن اخاف ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتھلککم کما اھلکتھم (بخاری ومسلم)

"مجھے تمہارے بارہ میں فقر وفاقہ کا خوف نہیں، ہاں اس کا ڈر ہے کہ دنیا تم پر وسیع کردی جائے جس طرح تم سے پہلی اُمتوں پر وسیع کی جاچکی ہے اور پھر وہ تم کو (تمہارے اصل مقصد ومنصب سے غافل کرکے) ہلاک کردے جیسا کہ اگلی امتوں کو وہ ہلاک کرچکی ہے"۔

یہی ہوا کہ ملکوں کی فتوحات کے ساتھ دولت آئی اور سارے عیش وتنعم کے سامان آگئے، میرے پختہ کار فرزند یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے گئے، اور جن کے

www.abulhasanalinadwi.org

بعد میں ان کی جگہ لی اگرچہ ان کے جسم اور ان کے کپڑے اپنے اسلاف سے زیادہ خوبصورت اور بارونق تھے لیکن ان کی روحیں ٹھنڈی تھیں اور ان کے دل بجھے ہوئے تھے اور ان کا یہ حال تھا کہ :-

اِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ (سورہ منافقون)

" جب تم انھیں دیکھو تو ان کے جسم تمھیں بڑے اچھے معلوم ہوں اور جب وہ کچھ کہیں تو تم اُن کی بات سننے کے لئے متوجہ ہو جاؤ (لیکن فی الحقیقت وہ ایسے ہیں کہ گویا لکڑیاں ہیں ٹیک لگائی ہوئی "۔

بہرحال میرا یہ مرض بڑھتا ہی گیا، مجھ میں کاہلی اور آرام طلبی آگئی، جو دولت و تعیش کا لازمی نتیجہ ہے، پھر زندگی کے کارزار سے جدا رہتے ہی میں نے عافیت سمجھی، گویا میں نے اپنا وہ منصب چھوڑ دیا جس کے لئے میرا انتخاب کیا گیا تھا اور اپنے ہی نفس کے آرام و راحت میں مشغول ہو گیا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ زندگی کے معرکہ سے میرا یہ ہٹنا انسانیت کے لئے بلکہ اللہ کی ساری مخلوق کے لئے بڑا حادثہ ہوا، قومیں جانوروں کے ان گلّوں کی طرح ہو گئیں جن کا کوئی چرواہا نہ ہو، اور ان تیز رفتار قافلوں کی طرح جن کا کوئی راہبر نہ ہو، بیشک یہ میری ہی غفلت کا نتیجہ ہے کہ قومیں اللہ اور آخرت کو بھول کر علم و تمدن اور صنعت و سیاست کے میدانوں میں تگ و دو کر رہی ہیں اور انسانیت کی روح پامال ہو رہی ہے۔ ماہرین طبعیات نے ہولناک قوتوں کا پتہ لگا لیا ہے، بجلی اور بھاپ کی طاقت کو مسخر کر لیا ہے۔ ہوا اور پانی پر بھی اپنی حکومت قائم کر لی ہے لیکن

ایمان باللہ اور روح کے تقاضوں کا انھوں نے مذاق اُڑایا ہے اور اخلاق کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، اب ان قوموں کی ترقی کی مثال اس جنگلی درخت کی سی ہو گئی ہے جس کی شاخیں بے ہنگم طریقے سے بڑھ رہی ہوں اور کوئی اس کو سنوارنے والا نہ ہو، یا انسان کے اس بچّہ کی طرح جس کا نشو و نما پھیپھوں یا بھیڑیوں میں ہوا ہو، اور اس کی وجہ سے اس کی کلائی میں قوت اور ناخنوں میں تیزی توانسانوں سے زیادہ آجائے لیکن انسانی اخلاق و شائستگی اور نیک و بدکی تمیز سے وہ بالکل محروم ہو۔

اسی کا یہ سب نتیجہ ہے جس کی تمھیں شکایت ہے کہ ایجادات کا رُخ تعمیر سے زیادہ تخریب کی طرف ہے، علوم و فنون میں بے راہ روی ہے، ادیب و مصنّف حرص میں اور اہل صحافت جھوٹ میں مبتلا ہیں، قوم کے لیڈر اور اہل سیاست مکر و فریب کے ماہر ہیں اور مصلحین و معالجین بے سلیقہ اور بے بصیرت ہیں۔

اے عالم! تجھے شکایت ہے کہ روح بیمار ہے، قلب مضطرب ہے اور زندگی چین و اطمینان سے محروم ہے، یہ ساری باتیں مجھے معاف کرنا، تمھارے اس بے خدا تمدن اور تمھاری غلط عقل پرستی کے لوازم میں سے ہے، جو قوم خدا کی بندگی اور انبیاء و مرسلین کی ہدایت سے بے نیاز ہو کر اپنی زندگی کی بنیاد خواہشات اور اپنی ناقص افکار کو بنائے گی وہ لازماً ان بیماریوں میں مبتلا ہو گی۔

اے عالم! مجھے تیری اس حق گوئی پر مسرت ہے کہ تو نے ایمان سے خالی ہونے کا اقرار کیا اور یہ بھی صاف صاف کہہ دیا کہ یہ دولت تیرے بازاروں میں نہیں مل سکتی ہے اور تیرے بڑے بڑے بوجھ بجھکڑ بھی اس سے خالی ہو چکے ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

اور یہ کہ وہ نبوت و رسالت کی اس بارگاہ سے ہی مل سکتی ہے جس سے تیرے فلاسفہ اور حکماء اور تیرے لیڈر اپنے کو بے نیاز سمجھتے ہیں۔

پس اے عالم جدید! اگر تیرے اس شکوہ اور طلب میں صداقت ہے تو عزم کے ساتھ آگے بڑھ اور اس متاعِ گم گشتہ کے حصول کے لیے کمر ہمت باندھ، یہ حقیقت ہے کہ ایمان کے بغیر وجود ایک بے روح جسم ہے اور بغیر روشنی کا گھر۔

اے عالم! تو نے یقیناً اخلاص کے ساتھ اپنی جدید مصنوعات طیاروں، زیب و زینت کے نت نئے سامانوں اور آلات و صنائع کی پیش کش کی ہے، مجھے معاف کر، میں ان کا پورا پورا خمیازہ بھگت چکا ہوں، بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ تجھ سے شکایت کروں کہ تیرے ان طیاروں اور سیاروں نے میرے اصیل گھوڑوں کی نسل منقطع کردی جن کی سُبک خرامی، تیز گامی اور وفاداری کی مثال دی جاتی تھی، تیری مصنوعات نے مجھے فخر و غرور، فضول خرچی اور آرام طلبی میں مبتلا کر دیا جس کے نتیجہ میں میری اندرونی قوتیں کمزور پڑ گئیں، ہاتھ شل ہوگئے اور خود اعتمادی کی دولت سے مجھے محروم کر دیا، خدا کے لئے تو اپنے ان تحفوں کو مجھ سے واپس لے تاکہ میں اپنی اندرونی قوت اور اپنے اخلاق کو پھر سے اپنے اندر پیدا کرسکوں

اے عالم! تیرے ہی اس نئے تمدن نے، اور تیرے ہی اس بے خدا فلسفہ نے تجھے خراب کیا ہے اور مصلحین کی کوششوں کیلئے بھی یہی روک ہے، دیکھ غرور کو چھوڑ دے، شرم نہ کر، اور اس زندۂ جاوید کتاب کی طرف آ، جو میرے اور تیرے پیدا کرنے والے نے محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ قیامت تک کے عالم انسانیت کی رہنمائی کے لئے بھیجی ہے، اپنی مشکلات کے

بارہ میں اس سے پوچھ اور اپنے دکھوں میں اس کی طرف رجوع کر، وہ تیری ایک ایک مشکل کو حل کرے گی، زندگی کی ایک ایک گرہ کو کھولے گی۔ اور عالمِ انسانیت کے انفرادی و اجتماعی، تمدنی و معاشرتی، سیاسی و اقتصادی ہر اہم مسئلہ میں ناطق فیصلہ دے گی اور تجھے ایمان و اخلاق کی وہ بنیاد عطا کرے گی جس پر صالح تمدّن کی عمارت بن سکے اور دنیا جس سخت بھنور میں آگئی ہے اس سے نجات پاسکے۔

سُن! چھٹی صدی مسیحی کی طرح کی یہ کتاب ہدایت آج بھی تیرے فلسفیوں اور لیڈروں کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے:۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

آچکی تمھارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور بتانے والی بیان کرنے والی کتاب، اس کے ذریعہ ہدایت کرتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو اسکی خوشنودی کی پیروی کریں سلامتی کے راستوں کی اور ان کو نکالتا ہے اندھیریوں سے روشنی کی طرف اپنے حکم سے، اور ان کو ہدایت دیتا ہے سیدھے راستے کی۔

اے عالم! تو اس سے پہلے میرے پاس صرف مال و دولت اور پٹرول اور سونے کا سائل بن کر آیا تھا، اس لئے میں نے تجھے اسی میں سے وہ دیدیا تھا، جو میرے پاس تھا اور اب بھی میں اس میں بخل نہیں کر رہا ہوں لیکن آج زمانۂ دراز کے بعد تو اس متاعِ عزیز کا سائل بن کر آیا ہے جو انسانیت کی اصلی حاجت ہے اور

www.abulhasanalinadwi.org

جس پر انسانی عالم کی فلاح وسعادت کا دار ومدار ہے۔ یعنی زندگی کی صحیح بنیاد۔

اے عالم! مبارک ہو تیرا یہ آنا، میں تجھے اَھْلاً وَسَھْلاً وَمَرْحَبا کہتا ہوں۔

آسمانی دین اور وحی محمدیؐ جس کی میں نے اب تک حفاظت کی ہے ہر قسم کی آمیزش اور آلودگی سے وہ محفوظ ہے بس اس سے اپنا تعلق قائم کر، ایمان[1] باللہ، ایمان[2] بالرسل اور مرنے کے بعد آخرت کے حساب کتاب پر ایمان[3]، یہی زندگی کی صحیح بنیادیں ہیں ان کو اپنے اندر پیدا کر اور نئے سرے سے ایک صالح اور صحت مند عالم بن جا۔ اللہ تجھے بامراد کرے!

www.abulhasanalinadwi.org